www.facebook.com/masimfarooq

بسم اللہ الرحمن الرحیم

44089
308

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ بندہ ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام!

خواتین کے لیے سر کے بال کاندھے کی ہڈی (Shoulder Blades) سے نیچے نیچے بغرض ڈیزائننگ کٹوانے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ اس میں تشبہ بالرجال بھی نہیں پایا جاتا نیز سر کے آگے کے بال جو ماتھے پر گرتے ہیں (Fringes) کو کٹوانا کیسا ہے؟

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۳/۱۷/۵

سائل
محمد عاصم شیخ
درجہ دورۂ حدیث جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
0334 5111837
۱۹/۱/۲۰۱۵ء
مکان نمبر 32 A
جوہر روڈ F-8/1
اسلام آباد

(جواب منسلک ہے ...)

www.facebook.com/masimfarooq

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

خواتین کے لئے اپنے سر کے بال کاٹنا نہ بالکل ممنوع ہے اور نہ بالکل جائز ہے بلکہ اس میں کچھ تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر کوئی خاتون فیشن کے طور پر اس قدر بال کٹوائے کہ مردوں کی مشابہت پائی جائے تو اس طرح بال کٹوانا جائز نہیں ہے، اور اگر اس کے بال دو منہ کے ہو گئے ہوں اور اسکی وجہ سے بالوں کی افزائش رک گئی ہو تو افزائش کی نیت سے بالوں کے سروں کو کسی قدر کاٹ لینے کی اجازت ہے۔

اسی طرح خواتین کیلئے setting کی نیت سے ضرورت کے وقت اپنے سر کے بالوں کو معمولی سے کتروانا درست ہے، لیکن اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اس میں کسی بھی قسم کی ممنوع مشابہت نہ پائی جائے اور نہ سیٹنگ کسی ممنوع مشابہت کی نیت سے ہو۔ نیز مردوں کی مشابہت کی حد سے نکلنے کیلئے ضروری ہے کہ خواتین کے بال کندھوں سے نیچے ہوں۔ اسی طرح کفار اور فاسقات کی مشابہت کی نیت سے بال کٹوانا بھی درست نہیں ہے۔ (ماخذہ التبویب: ۱۶۶۳/۱)

چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

"لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں ان مردوں پر جو عورتوں کیساتھ مشابہت رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں ان عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔

دار الافتاء

اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا کہ:

"من تشبه بقوم فهو منهم"

ترجمہ: جو جس قوم کیساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔

لہٰذا اگر خواتین کے اپنے سر کے بال کاندھے کی ہڈی سے نیچے نیچے بغرض ڈیزائن کٹوائیں یا ماتھے پر گرنے والے بال معمولی کٹوائیں اور اس میں مردوں کی یا کفار و فاسقات کی مشابہت نہ پائی جاتی ہو تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (۱۳ / ۹۶)

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله من تشبه بقوم أي من شبه نفسه بالكفار مثلا في اللباس وغيره أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار فهو منهم أي في الإثم والخير قال الطيبي هذا عام في الخلق والخلق والشعار ولما كان الشعار أظهر في الشبه ذكر في هذا الباب

www.facebook.com/masimfarooq

قلت بل الشعار هو المراد بالتشبه لا غير فإن الخلق الصوري لا يتصور فيه التشبه والخلق المعنوي لا يقال فيه التشبه بل هو التخلق هذا

-- والله تعالیٰ أعلم بالصواب۔

اسامہ احسان

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۸/رجب/۱۴۳۶

۲۸/اپریل/۲۰۱۵

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۸/۷/۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۸/۷/۱۴۳۶ھ

دار الافتاء

www.facebook.com/masimfarooq

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسئلے میں۔

مسئلہ مسئول عنہا سے پہلے دو باتوں کا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ نمبر ۱ عن ابن عباس

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال

رواہ البخاری۔ اسی طرح دوسری حدیث ہے۔ عن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان تحلق المرأۃ رأسہا رواہ النسائی۔ اور ان احادیث کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے

جن میں کفار، منافق اور فجار کے ساتھ مشابہت کی ممانعت مذکور ہے۔

نمبر ۲۔ اور فقہاء احناف رحمہم اللہ لکھتے ہیں۔ عورت کو سر منڈانا بال کتروانا حرام ہے۔

فتاویٰ ہندیہ ص ۳۰۸ ج ۴۔ الاشباہ والنظائر — امداد الاحکام — امداد الفتاویٰ ص ۲۱۶ ج ۴

فتاویٰ رحیمیہ اور بہشتی زیور گیارھواں حصہ ص ۱۱۵ واللفظ للآخر۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ ایک عورت کے سر کے بال وفرہ (جو مرد کیلئے مسنون بال رکھنے کی آخری حد

۳۶ / ۸۸۲

۵/۳ ۲۷ (۵/۳۱ ۲۰۰۶ محمد حنیف بی ۱/۷ ایف بی سی سیٹلائٹ کوئٹہ

www.facebook.com/masimfarooq

عورتوں کے لیے سر کے بالوں کو کٹوانے کا حکم

عورت کو بلا عذر کاٹنے یا کٹوانے سے منع کیا ہے۔ اور اسطرح کاٹنے کو حسب تحریر لکھا گیا ہے حرام یا مکروہ تحریمی کہنا بھی میری سمجھ میں نہیں آتا اس لئے کہ کسی فعل کو حرام یا مکروہ تحریمی قرار دینے کیلئے دلائل شرعیہ میں سے کسی دلیل کا ہونا ضروری ہے اور اس کیلئے میرے ذہن میں کوئی بھی دلیل شرعی نہیں ہے۔ مسئلہ مندرجہ بالا احادیث کو پیش نظر رکھ کر اسطرح کاٹنے میں تو نہ مردوں کیساتھ مشابہت آتی ہے اور نہ کفار و فجار کی عورتوں کیساتھ اور نہ اسطرح کے کاٹنے کو ہم حلق کے نیچے داخل کر سکتے ہیں، کیونکہ حلق اور قصر کے مفہوموں میں بڑا فرق ہے۔ اور نہ کوئی دوسری دلیل شرعی سائل کے سامنے موجود ہے۔ لہٰذا اس شبہے کا مفصل باحوالہ جواب لکھ کر یہ جائز یا ناجائز ہے لکھ کر بندۂ کو ممنون فرمائیے۔

المستفتی محمد حنیف عفی عنہ۔

پی اے ایف بیس سمنگلی کوئٹہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً

عورتوں کے لئے اپنے سر کے بالوں کو کندھے تک یا کانوں تک کٹوانا جیسا کہ آجکل یورپ اور امریکہ کی عورتیں کٹواتی ہیں اور ان کی اتباع میں بعض مسلمان عورتیں بھی کٹواتی ہیں، یہ بالکل جائز نہیں اس سے بچنا ضروری ہے البتہ عورتوں کے لئے بالوں کو اس

(جاری .....)

www.facebook.com/masimfarooq

مقصد سے کسی قدر کٹوانا تاکہ بال مزید بڑھیں یا بالوں کو اس حد تک رکھنا جس میں مردوں کے ساتھ یا غیر مسلم عورتوں کے ساتھ مشابہت نہ پائی جائے، گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت کی حد سے نکلنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے بال کندھوں کے نیچے ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر بھی ہوں کہ جس سے وہ اپنے بالوں کا جوڑا بنا سکیں

(ماخذہ تبویب ۸/۶۱۵، ۲۴/۶۴۵)۔

فی صحیح مسلم: ۱/۱۴۸ باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة ما لفظه

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال دخلت علی عائشة انا واخوها من الرضاعة ــــ قال وکان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأخذن من رؤسهن حتی تکون کالوفرة۔

وفی شرح صحیح مسلم للنووی رح تحته۔

وفیه دلیل علی جواز تخفیف الشعور للنساء ــــ اھ

وفی الحل المفهم: ۱/۶۲

ولا یعنی بذلك ان شعورهن باسرها کذلك بل المعنی ان بعض شعورهن وهی التی علی جانبی الرأس کانت تکون کذلك واما شعر الناصیة وکذلك القافیة فانها کانت اطول من ذلك اذ لو لم تکن شعورهن الا وفرة فحسب لزم التشبه بالرجال وذلك منهی عنه ــــ اھ

وفی حاشیة الحل المفهم: ۱/۶۲، ۶۳

قوله یأخذن ـ الخ ای یجببن تخفیف شعرهن فیأخذن شعورهن ویترکنها بقدر ما یصلح للعقد فیعقدنها ویخرجن بعقدها عن المشابهة بالرجال فتخفیف الشعر جائز لکن لا تخففها بحیث تشبه الرجال۔ اھ واللہ تعالی اعلم

بندہ طاہر اقبال عفا اللہ عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۲-۵-۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
احقر [illegible]
ربانی
۲ جمادی الاولی ۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲-۵-۱۴۲۷ھ